ناول: بی ایس اردو نوٹس

ناول کا تعارف..

ناول کی جامع تعریف..

ناول کی اقسام ....

- کرداری ناول...
- ڈرامائی ناول ....
- مہمائی ناول...
- واقعاتی ناول ....
- واقعاتی ناول ....
- تاریخی ناول ....
- تاریخی ناول ....
- جاسوسی ناول ....

ناول کے آغاز وارتقاء کے بارے میں.......................................

ناول کا ارتقاء ....

ناول (تعارف، اقسام، آغاز، ارتقاء): ناول کے آغاز وارتقاء کے بارے میں جاننے سے پہلے یہ جان لیتے ہیں کہ ناول کیا ہے؟۔ 1857ء سے پہلے دستانوں کا دور تھا۔ 1857ء کے بعد زندگی بدل گئی اور ادب میں بھی تبدیلی آگئی۔ اس سلسلے میں بڑی خدمت انجمن پنجاب، سر سید تحریک اور اکبر کے نظریات نے کی۔ جس کی وجہ سے ادب میں تبدیلی کے عمل کے باعث اصناف ادب میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا جس کے تحت کئی اصناف ادب کی ضرورت پڑی اور یوں بہت سے نثری اصناف ادب وجود میں آئیں جس میں ناول، سوانح، انشائیہ، تنقید وغیرہ شامل ہیں۔

ناول (تعارف، اقسام، آغاز، ارتقاء): بی ایس اردو نوٹس

- ناول کا تعارف
- ناول کی جامع تعریف
- ناول کی اقسام
- ناول کے آغاز وارتقاء کے بارے میں
- ناول کا ارتقاء

ناول کا تعارف

ناول اطالوی زبان کے لفظ ناویلا (Noveela) سے نکلا ہے۔ لغت کے اعتبار سے ناول کے معنی نادر اور نئی بات کے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انسان پرانے انداز کے فرضی قصوں سے اکتا گیا تھا جب اس نے وہ قصہ سنا جس میں حقیقی زندگی کا عکس نظر آتا تھا تو اسے نیا کے نام سے یاد کیا۔

قصہ جب تک خوابوں اور خیالوں کی بھول بھلیاں میں گھوم رہا داستان کہلایا۔ جب اس سے نکل کر حقیقت کی دنیا میں داخل ہوا تو ناول کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔ گویا ناول داستان کی ہی ترقی یافتہ شکل ہے۔ ناول کی اگر جامع تعریف کی جائے تو وہ وہ کچھ یوں ہو گی:

ناول کی جامع تعریف

”ناول وہ قصّہ کہانی ہے جس کا موضوع انسان زندگی ہو اور ناول نگار زندگی کے مختلف پہلوؤں کا مکمل اور گہرا مشاہدہ کرنے کے بعد ایک خاص سلیقے اور ترتیب کے ساتھ اپنے تجربات و مشاہدات کو کہانی کی شکل میں پیش کر رہے ہیں۔ ناول ایک ایسا آئینہ خانہ ہے جس میں زندگی کے سارے روپ دیکھے جا سکتے ہیں۔“

ناول کی اقسام ....

- ❖ کرداری ناول
- ❖ ڈرامائی ناول
- ❖ مہمائی ناول
- ❖ واقعاتی ناول
- ❖ واقعاتی ناول
- ❖ تاریخی ناول
- ❖ تاریخی ناول
- ❖ جاسوسی ناول

اصلاحی ناول

ناول اپنے موضوعات کہانی کی نوعیت اور کرداروں کے ارتقاء کے نقطہ نظر سے کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ مگر انہیں مختلف اقسام میں بانٹنا آسان نہیں ہے۔ کیونکہ ناول نگار کے بندھے اصولوں کے تحت ناول نہیں لکھتا کہ

اسے کسی خاص قسم کا ناول قرار دیا جاسکے۔ بہر حال آسانی کی خاطر ناول کی مندرجہ ذیل قسمیں قرار دی جاسکتی ہیں۔

کرداری ناول

جس ناول میں کہانی ایک مرکزی کردار کے گرد گھومتی ہو اور سارا تانا بانا ایک مخصوص فرد کے ارد گرد بنا گیا ہوں کرداری ناول کہلاتا ہے۔ نذیر احمد کے ناول توبۃ النصوح اور ابن الوقت کرداری ناول ہیں۔

ڈرامائی ناول

ڈرامائی ناول میں واقعات کی رو تیز ہوتی ہے۔ تغیرات اور تبدیلیاں اتنی تیزی سے نمودار ہوتی ہیں کہ قاری ان میں ڈرامائیت محسوس کرتا ہے۔ بہت سے نتائج توقعات کے بر عکس بر آمد ہوتے ہیں۔

مہمائی ناول

اس قسم کے ناول میں ہر آن نئی مہمات سامنے آتی ہے۔ مہماتی ناولوں کے کردار اپنی مرضی سے عمل اور رد عمل کے ذریعے ناول کے کینوس کو وسیع کرتے ہیں۔ ان کرداروں کو پوری آزادی حاصل ہوتی ہے۔ ایسے ناولوں میں ناول نگار قارئین کو نئی دنیاؤں کی سیر کراتا ہے۔ ایسے ناول بالعموم دلچسپ ہوتے ہیں۔

واقعاتی ناول

ایسے ناول جن میں واقعات کی بھرمار ہو اور کرداروں کے بجائے ڈھیلی ڈھالی قصہ گوئی پر زور دیا گیا ہو واقعاتی ناول کہلاتے ہیں۔ ایسے ناولوں کا پلاٹ ڈھیلا ہوتا ہے۔ ان میں کرداروں کی جگہ واقعات کو اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ واقعات کے پھیلاؤ کے سبب قاری الجھن محسوس کرنے لگتا ہے۔

نظریاتی ناول

ناول نگار بعض اوقات کسی خاص نقطہ نظر یا نظریہ حیات کو ناول کے ذریعے پیش کرتا ہے۔ اس قسم کے ناول کو فکری یا نظریاتی ناول کہا جا سکتا ہے۔ یہ نسبتاً دور جدید کی پیداوار ہے۔ نظریاتی ناول کے لیے ضروری ہے کہ نظریہ اور فن میں تناسب و توازن کا خیال رکھا جائے۔ اگر ناول کا فنی پہلو نظر انداز ہو جائے تو واعظانہ رنگ غالب آ جائے گا۔ جیسے نذیر احمد کے ناولوں میں ہوا ہے۔ نظریاتی ناول لکھنا خاصا مشکل ہے۔

تاریخی ناول

تاریخی ناول میں تاریخ کے کسی دور کو پس منظر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات تاریخی کردار بھی سامنے آتے ہیں۔ فنی اعتبار سے بلند پایہ تاریخی ناول لکھنا آسان نہیں ہے۔ ناول نگار کے لیے یہ اہتمام ضروری ہے کہ تاریخی کرداروں کی شخصی عظمت، وقار اور امیج مجروح نہ ہو۔ اردو میں عبدالحلیم شرر نے تاریخی ناول لکھنے کی طرح ڈالی۔ دور جدید میں نسیم حجازی سب سے بڑے تاریخی ناول نویس ہیں۔

جاسوسی ناول

جاسوسی ناول کی بنیاد تجسس اور اضطراب پر ہوتی ہے۔ ایسے ناولوں میں بالعموم انہونی باتیں اور فوق الفطرت کردار پیش کیے جاتے ہیں۔ بعض اوقات جاسوسی ناول پر داستان کا گمان ہونے لگتا ہے۔

اصلاحی ناول

معاشرتی اصلاح کے مقاصد کو پیش نظر رکھ کر لکھے جانے والے ناول تعداد میں سب سے زیادہ ملتے ہیں۔ مگر ان میں ناول کے فن اور تکنیک کو بالعموم نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ در حقیقت اصلاحی ناول نظریاتی ناول ہی کی ایک قسم ہے۔

ناول کے آغاز وارتقاء کے بارے میں

ناول کے معنی نئی یا نادر بات کے ہیں۔ ناول حقیقی عناصر سے متعلق ایسی کہانی کا نام ہے جس میں پوری ایک زندگی کا احاطہ کیا گیا ہو۔ زندگی کو ایک پارے میں خوبصورتی سے قید کرنا آسان عمل نہیں۔ اسی لئے ناول کو مشکل فن قرار دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑی بڑی زبانوں کے ادب میں بھی بڑے ناولوں کی تعداد زیادہ نہیں۔ اردو کے بڑے ناول انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔

ناول پوری زندگی سے مربوط ہے۔ ناول میں زندگی مختلف زاویوں میں بکھری ہوتی ہے۔ ناول مخصوص زندگی کی موجودہ صورتحال کا آئینہ نہیں بلکہ نئی زندگی کی تشکیل بھی پیش کرتا ہے۔ بڑے ناول میں زندگی کے نئے معانی

اور نئے جہاں دا ہوتے نظر آتے ہیں یا انہیں نظر آنا چاہیے۔ اس لیے ناول کی تخلیق کا سلسلہ بڑا دشوار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈی ایچ لارنس نے اسے عظیم ترین فن قرار دیا ہے۔

ناول زندگی کی تشریح کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ ناول کے فنی لوازمات میں قصہ، پلاٹ، کردار، فلسفہ حیات، زبان واسلوب شامل ہیں۔ ناول کی اہم ضرورت قصہ پن ہے۔ قصہ میں جاذبیت اور دلچسپی کا ہونا ضروری ہے اور قصہ سنانے کا سلیقہ بھی ناول نگار کو آنا چاہیے۔ ناول کا دوسرا جز پلاٹ ہے۔ پلاٹ دراصل قصہ کے مختلف اجزاء کو باہم مربوط کرنے کا کام سرانجام دیتا ہے۔ اچھے ناول کے پلاٹ میں ربط اور تسلسل کا ہونا ضروری ہے۔ پلاٹ کی دو قسمیں ہیں۔ سادہ اور مرکب پلاٹ۔

سادہ پلاٹ وہ ہوتا ہے جس میں ایک قصہ ہو اور مرکب پلاٹ وہ ہوتا ہے جس میں ایک سے زیادہ قصے ہوں۔ اس صورت میں ضروری ہے کہ یہ قصے باہم مربوط ہوں ورنہ ناول بے ربطی کا شکار ہو جائے گا۔ ناول کا تیسرا جز کردار ہے۔ پلاٹ اور کردار دونوں کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ بعض ناقدین نے پلاٹ اور بعض نے کردار کو زیادہ اہمیت دی۔ کردار زندگی کے جیتے جاگتے انسان ہونے چاہیے تاکہ پڑھنے والوں کو کردار اجنبی نہ لگے۔ البتہ ان میں تخیلی عناصر کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ناول کے افراد عام لوگوں سے ذرا مختلف اور اعلی سطح کے ضرور ہوتے ہیں۔ بقول خورشید الاسلام کردار میں تکمیلی اور ارتقائی صورتحال ضروری ہے۔

ان اجزاء کے ساتھ ساتھ ناول کی تخلیق میں فلسفہ حیات کی پیشکش اور خاص ترتیب کے ساتھ فنی اور فکری اجزاء کی تکمیل ناول کی خاص زبان پر توجہ جو انسانی زندگی اور کردار کے اعمال وافعال اور اس کی گفتگو کی مناسب عکاسی کرتی ہو ضروری ہیں۔

ناول کا ارتقاء

اردو میں ناول نگاری کا آغاز عہد سر سید میں ہوتا ہے اور اردو کا پہلا ناول نگار ڈپٹی نذیر احمد کو قرار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے ''مراۃالعروس'' لکھ کر ناول نگاری کا آغاز کیا۔اس کے بعد انہوں نے بنات النعش، توبۃالنصوح، فسانہ مبتلا،ابن الوقت،ایامی،رویائے صادقہ جیسے ناول لکھے۔

بقول پروفیسر عبدالسلام:

''اردو ناول کی ابتدا عجیب و غریب طریقہ سے ہوئی۔ مولانا نذیر احمد نے اپنی گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لیے ایک قصہ لکھنا شروع کیا۔وہ قصے کے پیرائے میں اپنی بچیوں کو امور خانہ داری اور مذہب کی تعلیم دینا چاہتے تھے۔''

نذیر احمد کے ناولوں پر اصلاح پسندی اور مقصدیت کی گہری چھاپ ہے۔وہ مقصدیت اور فن کے تقاضوں کو الگ الگ نہیں کر سکے۔نذیر احمد کے ناولوں کا سب سے بڑا مسئلہ نذیر احمد کی شخصیت کا ناولوں سے براہ راست منسلک ہونا ہے۔یقیناً نذیر احمد کے ناولوں کو ان کی خطابت نے بہت نقصان پہنچایا لیکن ان کے ناول ۱۸۵۷ء کے بعد کے نئے تشکیل شدہ معاشرے اور معاشرے کے افراد کی نفسیاتی کیفیات کے مرقعے ہیں۔

انیس ناگی نے نذیر احمد کی گمراہ شخصیتوں کو اس دور کے بہترین نمائندہ کردار قرار دیا ہے۔

اس کے بعد آنے والے ناول نگاروں میں اہم نام رتن ناتھ سرشار اور اس کے ناول فسانہ آزاد کا ہے۔ جسے ناقدین نے داستان اور ناول کی درمیانی کڑی قرار دیا ہے۔

عبدالحلیم شرر نے اردو میں تاریخی ناول نگاری کا آغاز کیا۔ انہوں نے بہت سے ناول لکھے مگر ان کے ناول فردوس بریں کو زیادہ شہرت دی گئی۔

اردو ادب میں پہلا ناول جسے مکمل اور بڑے ناول کا درجہ دیا گیا وہ مرزا ہادی رسوا کا امراؤ جان ادا ہے۔ جس کی وجہ ناول کی فنی تکمیل اور موضوعاتی وسعت ہے کہ انہوں نے محض طوائف کے کوٹھے سے پوری لکھنوی تہذیب کے نقوش ابھارے ہیں۔ اس کے بعد ترقی پسند تحریک کے ناول نگاروں کے نام آتے ہیں۔ جنھوں نے ناول میں زندگی کی اجتماعیت کے رنگ بھرے ہیں۔ ایسے ناول نگاروں میں پریم چند، کرشن چندر، سجاد ظہیر، عصمت چغتائی، عزیز احمد کے نام آتے ہیں۔

پریم چند نے جلوۂ ایثار، بازار حسن، گوشہ عافیت، چوگان ہستی، میدان عمل، گئودان جیسے ناول لکھے۔ کرشن چندر نے شکست، جب کھیت جاگے، طوفان کی کلیاں غدار، میری یادوں کے چنار، اور بہت سے ناول لکھے۔ سجاد ظہیر نے لندن کی ایک رات، عصمت چغتائی نے ضدی اور ٹیڑھی لکیر، عزیز احمد نے ہوس، مرمر اور خون، گریز، آگ، ایسی بلندی ایسی پستی، شبنم جیسے ناول لکھے۔ یہ وہ ناول نگار ہیں جن کی ناول نگاری کا آغاز 1947ء سے پہلے ہوا۔ انھوں نے 1947ء کے بعد بھی ناول لکھے تاہم ان کا ذکر ایک ہی سانس میں کر دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد آزادی کے دوران اور اس کے بعد کے حالات پر تخلیق ہونے والے نوجوانوں کی طرف آتے ہیں۔

1947ء کے فسادات کے حوالے سے کئی ناول لکھے گئے۔ایسے ناولوں میں قدرت اللہ شہاب کا یا خدا، کرشن چندر کا غدار اور خدیجہ مستور کا آنگن قابل ذکر ہیں۔آزادی کے بعد ابھرنے والے ترقی پسند ناول نگاروں میں شوکت صدیقی اور ان کے ناول خدا کی بستی اور جانگلوس کے نام لیے جا سکتے ہیں۔اس کے علاوہ راجندر سنگھ بیدی اور ان کے ناول ایک چادر میلی سی کا ذکر بھی آتا ہے۔

آزادی کے بعد ابھرنے والے ناول نگاروں میں خاص کر ڈاکٹر احسن فاروقی اور ان کے ناول شام اودھ، آبلہ دل کا، رہ ورسم آشنائی، رخصت اے زنداں، سنگ گراں اور سنگم، قرۃ العین کے ناولوں میں میرے بھی صنم خانے، سفینہ غم دل اور خاص کر آگ کا دریا قابل ذکر ہیں۔اس کے علاوہ ممتاز مفتی کے ناول علی پور کا ایلی اور الکھ نگری بھی آزادی کے بعد کے ناولوں میں اہم مقام رکھتے ہیں۔

جدید ناول نگاری کے حوالے سے ایک اہم نام عبداللہ حسین کا ہے۔ان کے کئی ناول منظر عام پر آچکے ہیں۔ جن میں باگھ، نشیب، اداس نسلیں اور نادر لوگ کا حصہ اول شامل ہیں۔ رضیہ فصیح احمد کے ناولوں میں صدیوں کی زنجیر، آبلہ پا، نثار عزیز بٹ کے ناولوں میں نگری نگری پھرا مسافر، کاروان وجود اہم ہیں۔انتظار حسین کا ناول بستی، بانو قدسیہ کا ناول راجہ گدھ کا اہم ناولوں میں شمار ہوتے ہیں۔

All Notes in Pdf Form

www.bsurdunotes.com